کلام: گوہر جارچوی

نوحہ شہزادہ علی اکبرؑ

جوانی بین کرتی ہے علی اکبرؑ کے لاشے پر
ضعیفی آ گئی مجھ پر ترے غم میں علی اکبرؑ

جواں بیٹے کے سینے پر جو رویا ٹوٹ کے نیزہ
ضعیفی میں شہِ والاؑ کے دل پہ چل گیا خنجر

بڑا ارمان تھا اُس کو علی اکبرؑ کی شادی کا
چھپا لو لاش اکبرؑ کی کہیں نہ دیکھ لے مادر

جھلستی دھوپ میں ہے ایک پیاسے شیر کا لاشہ
لہو کیوں روئیں نہ آنکھیں قیامت خیز ہے منظر

سرِ ساحل تڑپتا رہ گیا عباسؑ کا لاشہ
چلے شبیرؑ جب تنہا اٹھا کر لاشۂ اکبرؑ

کہاں ہو ہاشمی شیروں اکیلے ہیں شہِ والا
کوئی امداد کو آؤ پکاری زینبِ مضطرؑ

رہی جب تک بھی ماں زندہ یہی کہتی رہی ہائے
علی اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ

علی اکبرؑ کے حجرے کو سجاتی رہ گئی صغراؑ
نہ آیا لوٹ کر بھائی تو غم سے مر گئی خواہر

وہ اپنے چاند سے بیٹے کا سہرا دیکھ نہ پائی
علی اکبرؑ کی ماں کو بس یہی غم کھا گیا گوھرؔ